النساء والفيسبوك

شيخ موهب الرحيم حفظه الله
تلخيص وتحرير: ام خديجه

خواتین اور فیس بک کا استعمال

(شیخ نے اس تلخیص کی مراجعت نہیں کی)

مقدمہ:

فیس بک آج کے دور کا ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جسے فتنوں کی آماجگاہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے استعمال نے بے شمار خواتین کی عفت و عصمت کو مجروح کیا، خاندانی وقار کو پامال کیا اور ازدواجی زندگیاں اجاڑ دیں۔ کئی خواتین محض اس کے فتنے کی وجہ سے طلاق تک پہنچ گئیں۔

یہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اور بھی بہت سی قباحتیں جُڑی ہوئی ہیں۔ ان میں سب سے بڑی قباحت یہ ہے کہ عورت اپنی پاکیزگی اور حیاء کو داؤ پر لگا بیٹھتی ہے، بے راہ روی میں مبتلا ہو جاتی ہے، اور ان مناظر کو دیکھتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے صریح طور پر حرام قرار دیا ہے۔ موسیقی سننا، وقت جیسی قیمتی نعمت کو ضائع کرنا اور دیگر اسی نوعیت کی برائیاں اس فہرست میں شامل ہیں۔

یہ سب خرابیاں محض فرد کی زندگی تک محدود نہیں رہتیں بلکہ پورے معاشرے پر گہرے اور منفی اثرات مرتب کرتی ہیں۔ کوئی دانا اور صاحب بصیرت شخص یہ اجازت نہیں دے سکتا کہ عورت بلا ضرورت اس پلیٹ فارم کا استعمال کرے۔

عورت اپنی فطرت کے اعتبار سے ایک نازک اور جذباتی مخلوق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ دجال کے فتنے میں سب سے زیادہ عورتیں مبتلا ہوں گی۔ اسی طرح جو لوگ آسیب اور جادو کا شکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ان میں بھی اکثریت عورتوں ہی کی ہوتی ہے۔ اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ وہ فطری طور پر زیادہ جذباتی اور جلد بہک جانے والی ہیں۔

شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالنے کے لیے بھی حوّا علیہا السلام کو ذریعہ بنایا تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عورت فتنوں میں مرد کے مقابلے میں زیادہ جلدی مبتلا ہو جاتی ہے، جب کہ مرد اپنی دور اندیشی اور نسبتاً مضبوط مزاجی کی وجہ سے ان میں سے اکثر سے بچ نکلتا ہے۔

اگر کسی خطرناک یا فتنہ خیز مقام پر جانا بھی ناگزیر ہو تو عمومی طور پر شریعت کا یہی مزاج ہے کہ مرد آگے اور عورتیں پیچھے رہیں۔ گویا عورت کے لیے پردہ اور تحفظ ہی اصل راہ ہے۔

"جو شخص ذرا بھی غور و فکر اور تدبر سے سوچے گا، وہ یہ بات بخوبی سمجھ لے گا کہ خواتین کے لیے فیس بک کے استعمال کی اجازت دینا سراسر نقصان دہ ہے."

مخلصانہ اور ہمدردانہ نصیحت یہ ہے کہ خواتین اللہ کے لیے اس عمل کو ترک کر دیں۔ شرعی طور پر اسی میں خیر و برکت ہے۔ یقیناً یہ فیصلہ آسان نہیں اور اس پر خود کو مطمئن کرنا بھی مشکل ہے۔ یہ ایک چیلنج ہے، لیکن جو شخص اللہ سے مدد طلب کرتا ہے، اس کے لیے سب کچھ آسان ہو جاتا ہے۔

قرآن میں فرمایا:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ سورۃ الطلاق آیت 3

"اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَرَكَ شَيْئًا لِلّٰهِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

"جو شخص کچھ اللہ کی رضا کے لیے چھوڑ دے، اللہ اسے دنیا اور آخرت میں اس کا بدلہ دے گا۔"

فیس بک کے استعمال کی وجوہات اور متبادل:

یہ سوال نہایت اہم ہے کہ خواتین فیس بک کا استعمال کیوں کرنا چاہتی ہیں؟ جب اس کی وجوہات پر غور کیا جائے تو چند پہلو سامنے آتے ہیں، جن کے متبادل موجود اور زیادہ محفوظ ذرائع بھی دستیاب ہیں۔

1. **رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھنے کے لیے:**

بعض خواتین کا مقصد اپنے اعزہ و اقارب سے رابطہ رکھنا ہوتا ہے۔ اس ضرورت کے لیے فیس بک قطعاً ناگزیر نہیں، بلکہ اس کا بہتر اور زیادہ محفوظ متبادل واٹس ایپ ہے۔

2. **سہیلیوں سے گپ شپ:**

اس مقصد کے لیے بھی واٹس ایپ گروپس ہی زیادہ مناسب اور محفوظ ذریعہ ہیں، جہاں فتنوں سے نسبتاً بچاؤ رہتا ہے۔

3. **خبریں اور دینی یا علمی پوسٹس دیکھنے کے لیے:**

کچھ خواتین فیس بک کو اس لیے استعمال کرتی ہیں کہ وہاں مختلف خبریں، علمی مضامین اور دینی مواد دستیاب ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کے لیے کئی متبادل ذرائع موجود ہیں، مثلاً ٹیلیگرام اور واٹس ایپ، جہاں اہلِ علم کے مستند چینلز ہیں۔

4. **فیشن ڈیزائننگ یا مہندی کے ڈیزائن وغیرہ دیکھنے کے لیے:**

یہ رجحان بھی خواتین میں عام ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے لیے بنائے گئے گروپس زیادہ تر فتنہ انگیز ہوتے ہیں، جہاں خواتین کی تصاویر یا دیگر نامناسب مواد شامل ہوتا ہے۔ ایسے ذرائع سے بچنا نہ صرف ضروری بلکہ ایمان کی حفاظت کے لیے ناگزیر ہے۔

5. دعوتِ دین کے لیے پیج بنانا:

بعض خواتین یہ نیت رکھتی ہیں کہ وہ دین کی خدمت کے لیے فیس بک پر پیج بنائیں گی۔ نیت یقیناً نیک ہے، مگر اس کے باوجود یہ طریقہ مفاسد سے خالی نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ایسی خواتین واٹس ایپ چینل بنالیں اور اپنے محرم کے ذریعے اسے عام کریں۔ اس طرح مقصد بھی پورا ہو گا اور فتنوں سے بچاؤ بھی رہے گا۔

بعض لوگ امہاتِ المؤمنین کا مردوں کو جوابات دینے کو حجت بنالیتے ہیں، جو غلط ہے کیونکہ یہ ایک استثنائی صورت ہے۔ امہاتِ المؤمنین کے پاس وہ علم تھا جو مرد صحابہ کرام کے پاس نہیں تھا، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس دن رات آتے جاتے رہتے تھے۔ نیز، امہاتِ المؤمنین بھی پردے کے پیچھے سے سوالات کے جوابات دیتی اور مسائل سمجھاتی تھیں۔

اگر ان تمام اسباب کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مقابلے میں مفاسد اور نقصانات کہیں زیادہ ہیں۔ عورت کی حیاء اور نسوانیت مجروح ہو جاتی ہے، وقت برباد ہوتا ہے اور ایمان کمزور پڑتا ہے۔

نام اور شناخت کے مسائل:

فیس بک پر خواتین کی اکثریت ایسے نام اور شناخت اختیار کرتی ہے جو شریعت اور وقارِ نسوانیت دونوں کے منافی ہیں۔ یہ محض ایک معمولی بات نہیں بلکہ اس کے کئی اخلاقی اور دینی نقصانات ہیں۔ ذیل میں چند اہم پہلو بیان کیے جاتے ہیں:

1. ناموں میں بناوٹ اور غیر سنجیدگی:

بہت سی خواتین اپنی شناخت کے طور پر "شہزادی"، "پری"، "گڑیا" یا "طالبہ" جیسے نام اختیار کر لیتی ہیں۔ یہ نام اگرچہ بظاہر دلکش معلوم ہوتے ہیں، لیکن درحقیقت غیر سنجیدہ ہیں، جو ایک شریف اور باوقار خاتون کے شایانِ شان نہیں۔

قرآن میں عورت کے لیے عام طور پر لفظ "امْرَأَة" استعمال ہوا ہے، اور کسی مخصوص صرف حضرت مریم علیہا السلام کا آیا ہے۔ عرب معاشرے میں بھی غیر محرم کے سامنے عورت کا نام لینا پسند نہیں کیا جاتا تھا۔

2. امہات المؤمنین اور صحابیات کے نام استعمال کرنا:

بعض خواتین اپنی آئی ڈی کے لیے امہات المؤمنین یا جلیل القدر صحابیات کے نام استعمال کرتی ہیں۔ یہ طرزِ عمل تعظیم میں کمی کا باعث ہے، کیونکہ ان برگزیدہ شخصیات کے نام محض ایک سوشل میڈیا شناخت تک محدود نہیں کیے جاسکتے۔ ان ناموں کو بے محل استعمال کرنا ان کے مقام و مرتبہ کے خلاف ہے۔

3. مردانہ ناموں سے شناخت اختیار کرنا

بعض خواتین مردانہ ناموں سے آئی ڈی بناتی ہیں تا کہ اپنی اصل پہچان کو چھپا سکیں۔ یہ طرزِ عمل صریح طور پر نامناسب ہے۔ اس میں مردوں کی مشابہت بھی پائی جاتی ہے جو شریعت کی نظر میں ممنوع ہے، اور اس سے کئی فتنوں اور مفاسد کے دروازے بھی کھلتے ہیں۔

عورت کے لیے زیادہ مناسب طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی شناخت کے طور پر "بنتِ فلاں" یا "زوجہ ٔفلاں" جیسا انداز اختیار کرے۔ اس میں وقار اور سنجیدگی ہے۔ اس طرح عورت اپنی حقیقی پہچان اور نسوانی شرافت کو برقرار رکھ سکتی ہے۔

خواتین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی آن لائن شناخت کے معاملے میں بھی اسی سنجیدگی اور حیاء کو اختیار کریں جو حقیقی زندگی میں ان کی اصل زینت ہے۔ نام میں وقار اور متانت عورت کے مقام و مرتبہ کو بلند کرتے ہیں، جب کہ بناوٹی اور غیر سنجیدہ نام محض دل لگی کا سامان بن جاتے ہیں۔

پروفائل تصویر (ڈی پی) کا انتخاب:

فیس بک پر خواتین کا سب سے زیادہ نمایاں ہونے والا پہلو ان کی پروفائل تصویر ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو سب سے پہلے دوسروں کی نگاہ میں آتی ہے اور شخصیت کے بارے میں رائے قائم کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ بدقسمتی سے اس معاملے میں بھی اکثر خواتین وہ احتیاط اور وقار اختیار نہیں کرتیں جو ان کے شایانِ شان ہے۔

1. غیر محرم مردوں کی تصاویر:

بعض خواتین اپنی پروفائل پر کسی مشہور غیر محرم شخصیت کی تصویر لگا لیتی ہیں۔ یہ عمل نہایت نامناسب ہے، کیونکہ اس سے غیر ضروری توجہ مبذول ہوتی ہے۔

قرآن میں فرمایا:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ - سورۃ النور آیت 31

"اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں"

2. فیشن زدہ اور رومانوی تصاویر:

فیس بک پر عام رجحان یہ بھی ہے کہ خواتین جدید فیشن کی نمائش کرنے والی، مسکراتی یا رومانوی تاثرات لیے ہوئی تصاویر لگاتی ہیں۔ اسی طرح دل، ہاتھ یا محبت کے اظہار والی تصویری علامتیں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ سب انداز نہ صرف نسوانیت کی نزاکت کے خلاف ہیں بلکہ غیر محرم مردوں کو متوجہ کرنے کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔

قرآن میں فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ سورۃ النور آیت 19

"بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔"

3. پردہ دار خواتین کی جزوی تصاویر:

بعض خواتین نقاب یا پردے کی حالت میں صرف آنکھوں یا چہرے کے حصے کی تصویر لگا دیتی ہیں۔ اگرچہ بظاہر یہ پردہ دار لگتی ہیں، لیکن در حقیقت یہ طرزِ عمل پردے کی روح کے منافی ہے۔ آنکھوں یا چہرے کے دیگر حصوں کو نمایاں کر کے پروفائل بنانا غیر ضروری توجہ کا باعث بنتا ہے۔

عورت کے لیے زیادہ مناسب یہ ہے کہ وہ اپنی پروفائل تصویر کے طور پر کسی غیر جاندار منظر کو منتخب کرے۔ مثلاً: فطرت کے حسین مناظر، پھول، بادل، درخت یا کوئی خوشنما ڈیزائن۔ یہ سب پردے اور وقار کے تقاضے پورے کرتے ہیں۔ عورت کی عزت اور وقار کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنی نسوانیت کو دوسروں کے سامنے نمائش کا ذریعہ نہ بنائے۔ اس معاملے میں ذرا سی بے احتیاطی بڑے فتنوں کا پیش خیمہ بن سکتی ہے، اس لیے احتیاط اور حیاء کو ہر حال میں مقدم رکھنا ضروری ہے۔

غیر محرم سے تعلقات اور پرائیویسی:

فیس بک کا ایک بڑا فتنہ یہ ہے کہ خواتین غیر محرم مردوں سے بلا تکلف تعلق قائم کر لیتی ہیں۔ حالانکہ شریعتِ مطہرہ نے عورت کے وقار اور عزت کی حفاظت کے لیے واضح ہدایات دی ہیں کہ مرد و زن کے درمیان غیر ضروری میل جول اور اختلاط سے گریز کیا جائے۔

1. غیر محرم کو دوست بنانا:

عورت کے لیے یہ ہرگز مناسب نہیں کہ وہ کسی غیر محرم مرد کو اپنی فرینڈ لسٹ میں شامل کرے۔ وقت گزرنے کے ساتھ یہ غیر ضروری گفتگو اور تعلقات کی طرف بڑھ جاتا ہے، جو فتنے اور گناہ کا ذریعہ بنتا ہے۔

قرآن میں فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ۔ سورۃ الحجرات آیت 11

"اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں"

اہلِ علم نے فرمایا ہے کہ مردوں اور عورتوں کا ذکر الگ اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ ان کی مجالس بھی الگ ہوتی ہیں۔ سوشل میڈیا پر اختلاط کے بہت سے مفسد اثرات ہیں، جو کہ محض وہم نہیں بلکہ واقعی وقوع پذیر ہو سکتے ہیں۔

2. وال اور پوسٹس کی پرائیویسی:

عورت کو چاہیے کہ اپنی وال اور پوسٹس پر سخت پرائیویسی لگائے۔ اس بات کی اجازت نہ دے کہ غیر محرم مرد اس کی پوسٹس دیکھیں یا ان پر تبصرہ کریں۔ اہلِ علم کا اجماعی موقف یہی ہے کہ عورت کے لیے پردہ اور گوشہ نشینی زیادہ محفوظ ہے۔ سوشل میڈیا کے اس دور میں یہی پردہ یہ ہے کہ عورت اپنے بارے میں کم سے کم اظہار کرے اور خود کو اجنبی مردوں سے چھپائے رکھے۔

3. دینی پوسٹس اور مردوں کا تبصرہ:

بعض خواتین کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ دینی پوسٹس کے ذریعے نیکی کی دعوت دیں گی۔ لیکن اکثر اوقات یہی پوسٹس غیر محرم مردوں کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہیں۔ مرد جب تعریف یا تبصرہ کرتے ہیں تو عورت کے لیے یہ فتنہ بن جاتا ہے۔ شریعت کا عمومی مزاج یہی ہے کہ عورت عورتوں کو نصیحت کرے اور مرد مردوں کو۔ استثنائی صورت صرف وہی ہے جب عورت کسی غیر مسلم علاقے میں رہتی ہو اور دعوت دین کی ذمہ داری اس پر عائد ہو۔

4. غیر ضروری اظہارِ ذات:

کچھ خواتین اپنی نجی معلومات جیسے عمر، ازدواجی حیثیت یا ذاتی مسائل کو فیس بک پر ظاہر کرتی ہیں۔ یہ بھی نہایت نامناسب ہے، کیونکہ اس سے دوسرے لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے کا راستہ کھلتا ہے۔ عورت کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ سوشل میڈیا پر خود کو مجہول رکھے اور زیادہ سے زیادہ پردہ اختیار کرے۔

فیس بک پر غیر محرم مردوں سے تعلقات قائم کرنا یا اپنی ذاتی زندگی کو نمایاں کرنا نہ صرف حیاء کے منافی ہے بلکہ عورت کے لیے دنیا و آخرت میں نقصان کا باعث بھی ہے۔ عقل و دین دونوں کا تقاضا یہی ہے کہ عورت اپنی عزت و وقار کی حفاظت کرے اور غیر محرم سے ہر قسم کی بے تکلفی سے پرہیز کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ

"حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

فرمایا:

الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ

"حیا خیر کے سوا کچھ بھی نہیں لاتی"

فرمایا:

الْحَيَاءُ وَالإِيمَانُ لَا يَأْتِي أَحَدُهُمَا إِلَّا مَعَ الآخَرِ

"ایمان اور حیا ایک ساتھ آتے ہیں؛ اگر ایک موجود ہو تو دوسرا بھی ہوتا ہے۔"

فرمایا:

إذا فاتتِ الحياءُ فافعلْ ما شِئتَ

"جب تم میں حیا نہ رہے تو پھر جو چاہے کرتے پھرو"۔

فیشن ڈیزائننگ، فلموں اور مہندی کے صفحات:

فیس بک پر خواتین کی ایک بڑی تعداد ایسے صفحات کو پسند کرتی اور فالو کرتی ہے جو فیشن، میک اپ، ڈیزائننگ، فلموں اور مہندی کے نمونوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ بظاہر یہ بے ضرر دکھائی دیتا ہے، لیکن در حقیقت ان صفحات میں بہت سی اخلاقی قباحتیں اور دینی خرابیاں موجود ہوتی ہیں۔

1. بے حیائی کی نمائش:

اکثر فیشن اور ڈیزائننگ سے متعلق صفحات پر خواتین کی کھلی یا نیم عریاں تصاویر شائع کی جاتی ہیں۔ ان میں ماڈلز ایسے لباس اور انداز میں دکھائی جاتی ہیں جو سراسر بے حیائی اور فتنہ انگیزی پر مبنی ہوتے ہیں۔ شریعت کے مطابق ایک عورت کے لیے بھی دوسری عورت کو ایسے حال میں دیکھنا جائز نہیں، جب اس کا جسم نمایاں ہو یا پردے کے تقاضے پورے نہ کیے گئے ہوں۔

2. دل پر اثرات:

ایسی تصاویر اور نمونوں کو بار بار دیکھنے سے دل میں ان کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ انسان کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ میں بھی ایسا لباس اختیار کروں، ایسا میک اپ کروں، یا اسی طرح کی نمائش کروں۔ یہی خواہش رفتہ رفتہ حیاء کو ختم کر دیتی ہے اور دل کو بے راہ روی کی طرف مائل کرتی ہے۔

3. خواتین کا وہم:

بعض خواتین یہ سوچتی ہیں کہ "میں عورت ہوں، کسی اور عورت کو دیکھنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟" لیکن شریعت نے اس میں بھی حدود مقرر کی ہیں۔ عورت کو دوسری عورت کے سامنے بھی حیاء کے دائرے میں رہنا چاہیے۔ ایسا نہیں کہ وہ سب کچھ دیکھنا جائز ہو جائے۔ پردہ اور وقار عورت کے لیے عورت کے سامنے بھی ضروری ہے۔

فیشن اور فلمی دنیا کے صفحات عورت کی حیاء اور وقار کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف گناہ کا دروازہ کھولتے ہیں بلکہ عورت کو اپنی اصل نسوانیت سے دور کر کے مصنوعی نمائش کا عادی بنا دیتے ہیں۔ ایک باحیاء مسلمان عورت کے شایانِ شان یہی ہے کہ وہ ان سے اجتناب کرے اور اپنے ذوق کو محفوظ اور پاکیزہ راستوں پر استعمال کرے۔

خواتین کی آواز اور سوشل میڈیا پر ویڈیوز:

سوشل میڈیا پر خواتین کا اپنی آواز یا ویڈیوز شیئر کرنا آج کے دور کا ایک عام رجحان بن چکا ہے۔ لیکن دینی نقطۂ نظر سے یہ ایک نہایت نازک اور احتیاط طلب مسئلہ ہے۔

1. خواتین کی آواز اور شریعت:

فقہاء کے نزدیک عورت کی آواز بذاتِ خود پردے میں شامل نہیں، لیکن شریعت نے اس کے بارے میں واضح احتیاط برتنے کی تعلیم دی ہے۔ قرآنِ کریم میں حکم دیا گیا ہے کہ عورت اپنی گفتگو کو لوچ دار اور پرکشش انداز میں نہ کرے، تاکہ وہ کسی کے دل میں فتنے کا باعث نہ بنے۔

حتیٰ کہ نماز میں بھی عورت کو اگر امام کی قراءت میں غلطی نظر آئے تو اسے "سبحان اللہ" کہنے کے بجائے تالی بجانے کی ہدایت دی گئی ہے۔

حتیٰ کہ حج میں تلبیہ عورت نیچی آواز میں کہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت نے عورت کی آواز کو عام کرنے اور اسے مرکزِ توجہ بنانے سے حتی المقدور روکا ہے۔

خواتین کے لیے آواز اور زینت کا غیر محرم کے سامنے ظاہر ہونا حرام ہے۔ ہاتھ، انگوٹھی، مہندی، سرما والی آنکھیں، ماتھا یا ناک کی نمائش بھی غیر مناسب ہے۔ جو دلیل دی جاتی ہے کہ "فلاں عورت یہ کرتی ہے" وہ حجت نہیں ہے، کیونکہ ہر فرد سے روزِ قیامت حساب لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کا خیال رکھنا ہر مسلمان عورت کی ذمہ داری ہے۔

2. ویڈیوز اور آڈیوز کا نقصان:

فیس بک اور دیگر پلیٹ فارمز پر خواتین اپنی قراءت، نعت یا دینی ترانے آڈیو یا ویڈیو کی شکل میں پیش کرتی ہیں۔ یہ فتنے کے دروازے کھول دیتا ہے۔ بہت سے اہلِ علم جیسے شیخ صالح الفوزان اور شیخ عزیز الفرحان نے عورت کی آڈیو یا ویڈیو اپ لوڈ کرنے کو درست نہیں کہا۔

کیونکہ عورت کی آواز یا اس کی ویڈیو غیر محرم مردوں کے لیے زینت بن جاتی ہے، اور یہی شریعت کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ حتیٰ کہ جو علما اس کی مشروط اجازت دیتے ہیں وہ بھی یہ قید لگاتے ہیں کہ آواز میں نرمی، لچک یا کشش نہ ہو اور فتنے کا اندیشہ بالکل نہ ہو۔ لیکن آج کے دور میں فتنے کا امکان ہر جگہ موجود ہے۔

3. دینی پوسٹس اور تعریفوں کا فتنہ:

بعض خواتین صرف دینی پوسٹس اپ لوڈ کرتی ہیں، لیکن ان پر مردوں کے تبصرے اور تعریفی جملے عورت کے لیے بڑے فتنہ کا باعث بنتے ہیں۔ عورت کا دل فطری طور پر نازک اور متاثر ہونے والا ہے۔ تعریف سن کر وہ جلدی نرم پڑ جاتی ہے، اور اسی سے بڑے بڑے بگاڑ پیدا ہوتے ہیں۔

اسلام نے عورت کو حیاء اور پردے کی حفاظت کے لیے بے پناہ ہدایات دی ہیں۔ اپنی آواز اور ویڈیو کو غیر محرموں کے سامنے عام کرنا عورت کی حیاء کے منافی ہے۔ ایمان اور حیاء لازم و ملزوم ہیں؛ جب حیاء رخصت ہو جائے تو ایمان بھی کمزور پڑ جاتا ہے۔ اسی لیے خواتین کے لیے بہترین راستہ یہی ہے کہ وہ سوشل میڈیا پر اپنی آواز یا ویڈیوز اپ لوڈ کرنے سے مکمل اجتناب کریں۔

کمنٹس اور تحریری گفتگو:

فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر کمنٹس کا نظام دراصل بات چیت اور اظہارِ خیال کا ذریعہ ہے۔ لیکن یہی ایک ایسا مقام ہے جہاں سے فتنہ شروع ہوتا ہے اور عورت اپنی حیاء اور وقار کو غیر محسوس طریقے سے کھو بیٹھتی ہے۔

1. تعریفی کلمات اور عورت کا مزاج:

جب عورت اپنی پوسٹ پر غیر محرم مردوں کی طرف سے تعریف سنتی ہے تو وہ دل سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ عورت کی فطرت میں ہے کہ وہ اپنی تعریف پسند کرتی ہے، اور یہی چیز فتنے کا پہلا دروازہ ہے۔ اگر تعریف کرنے والا کوئی صاحبِ حیثیت یا مقبول شخص ہو تو یہ معاملہ مزید سنگین ہو جاتا ہے۔

2. غیر سنجیدہ اور مزاحیہ گفتگو:

کئی مرتبہ خواتین کمنٹس میں غیر سنجیدہ یا مزاحیہ گفتگو کرتی ہیں۔ دعاؤں اور تعریفی جملوں میں لوچ اور نرمی کا انداز اختیار کر لیا جاتا ہے۔ یہ رویہ نہ صرف حیاء کے خلاف ہے بلکہ دوسرے مردوں کو بھی ترغیب دیتا ہے کہ وہ ایسی گفتگو میں شامل ہوں۔

3. عورت کا نرم دل:

عورت کا دل مرد کی نسبت زیادہ نازک اور جلد متاثر ہونے والا ہے۔ اس لیے تعریف، مزاح اور بار بار کی بات چیت اُسے جلدی جذبات میں بہا لیتی ہے۔

4. خواتین کے درمیان گفتگو:

یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ بعض اوقات خواتین آپس میں بھی کمنٹس کے ذریعے ایسی باتیں کرتی ہیں جو غیر ضروری حد تک جذباتی اور محبت بھری ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ یہ گفتگو ایک عوامی مقام (وال یا پوسٹ) پر ہوتی ہے، اس لیے یہ بھی پردہ اور وقار کے خلاف ہے۔ کیونکہ سب لوگ اسے دیکھتے ہیں اور عورتوں کی نزاکت اور نسوانیت دوسروں کے سامنے کھل کر آجاتی ہے۔

عورت کو یہ سوچنا چاہیے کہ وہ بازار کے بیچوں بیچ کھڑی ہے اور سب اس کی باتیں سن رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں نزاکت بھری یا لوچ دار گفتگو عورت کے وقار کے لیے سخت نقصان دہ ہے۔

ذاتی زندگی کا اظہار اور شاعری و جذباتی پوسٹس:

سوشل میڈیا کے نقصانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خواتین اپنی نجی زندگی کو عام کرنے لگتی ہیں۔ بعض اوقات یہ اظہارِ ذات محض لاشعوری طور پر ہوتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ ان کی حیاء اور وقار کو مجروح کرتا ہے اور دوسروں کے لیے فتنہ کا باعث بنتا ہے۔

1. نجی زندگی کی تفصیلات:

کچھ خواتین فیس بک پر اپنا نام، عمر، ازدواجی حیثیت، حتیٰ کہ طلاق یا تنہائی جیسے معاملات کو بھی ظاہر کر دیتی ہیں۔ یہ طرزِ عمل عورت کی شخصیت کو غیر محفوظ کر دیتا ہے اور دوسروں کو اس کے بارے میں فضول تجسس اور بے جا مداخلت کا موقع فراہم کرتا ہے۔

2. جذباتی اور نسوانی پوسٹس:

بعض خواتین اپنی پوسٹس میں پرکشش الفاظ، لوچ دار جملے یا نسوانی جذبات کا اظہار کرتی ہیں۔ کبھی شاعری کے ذریعے، کبھی تصاویر کے ساتھ، اور کبھی کسی ذاتی خواہش یا خواب کی صورت میں۔ یہ سب کچھ بالآخر غیر محرم مردوں کو متوجہ کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

3. ازدواجی محبت کا اظہار:

کچھ خواتین اپنے شوہر سے تعلق کو بھی پوسٹس کے ذریعے ظاہر کرتی ہیں۔ مثلاً: اظہارِ محبت پر مبنی جملے یا اقتباسات۔ یہ طرزِ عمل مناسب نہیں، کیونکہ ازدواجی تعلق ایک نجی معاملہ ہے اور اس کا اظہار عوامی سطح پر کرنا حیاء اور شرافت کے خلاف ہے۔

4. **دینی ذوق کے ساتھ نسوانیت کی آمیزش:**

بعض خواتین اپنی طلبِ علم یا دینی ذوق کو بھی اس انداز میں ظاہر کرتی ہیں جس میں نسوانیت نمایاں ہو۔ مثلاً: کتابوں یا دینی اساتذہ کے بارے میں محبت بھرے الفاظ لکھنا۔ یہ چیز نہ صرف شہرت کا باعث بنتی ہے بلکہ بسا اوقات اہلِ علم کے وقار کو بھی متاثر کرتی ہے۔

عورت کی اصل زینت اس کی حیاء اور پوشیدگی ہے۔ سوشل میڈیا پر نجی زندگی کا اظہار، شاعری یا نسوانی جذبات کو نمایاں کرنا در اصل اپنی نسوانیت کو نمائش کے لیے پیش کرنے کے مترادف ہے۔ ایک باوقار اور باشعور مسلمان عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے جذبات اور ذاتی زندگی کو اپنے اور اپنے رب کے درمیان محدود رکھے، اور فیس بک کو اس کے لیے ذریعہ نہ بنائے۔

علما اور اساتذہ سے تعلق کا اظہار:

فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بعض خواتین علما یا اپنے اساتذہ کے ساتھ تعلق اور عقیدت کو ظاہر کرتی ہیں۔ حقیقت میں اس کے اندر کئی طرح کی خرابیاں اور خطرات پوشیدہ ہیں۔

1. **عوامی سطح پر اظہارِ عقیدت:**

خواتین بعض اوقات اپنے استاد یا کسی مشہور عالم کے لیے وال پر تحریریں لکھتی ہیں یا کمنٹس میں محبت و عقیدت کا کھلا اظہار کرتی ہیں۔ حالانکہ شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ عورت اپنی نسوانیت کو سب کے سامنے ظاہر نہ کرے۔

تصاویر لگا کر یہ لکھنا کہ "مجھے شیخ سے محبت ہے، میں نے ان سے یہ استفادہ حاصل کیا ہے" یا خواتین نوجوان اساتذہ کی تلاوت کی ویڈیوز لگا کر کہ "میرے شیخ کی خوبصورت انداز میں تلاوت" یہ عمل اپنے استاد اور دوسروں کے لیے فتنہ پیدا کر سکتا ہے۔

2. **شہرت کا فتنہ:**

جب کسی عالم یا استاد کے بارے میں خواتین بار بار پوسٹس کرتی ہیں تو اس سے نہ صرف ان کی اپنی شخصیت پر حرف آتا ہے بلکہ متعلقہ عالم یا استاد بھی غیر ارادی طور پر فتنے میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

3. **نسوانیت کی نمایاں جھلک:**

محبت بھرے جملے، عقیدت آمیز دعائیں اور شکر گزاری کے تاثرات جب عورت کے قلم سے ادا ہوتے ہیں تو ان میں نسوانی نرمی اور جذبات کی جھلک لازمی آتی ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو غیر محرم مردوں کے لیے فتنہ کا باعث بن جاتی ہے۔

اگر کسی خاتون نے کسی استاد یا عالم سے واقعی استفادہ کیا ہو، تو وہ اس کا ذکر اپنے گھر کے ماحول یا خواتین کے حلقے میں کر سکتی ہے۔ لیکن عوامی پلیٹ فارم پر اظہار نہ کرے۔ خواتین کے لیے سوشل میڈیا پر علما اور اساتذہ سے تعلق یا عقیدت کا اظہار کرنا حیاء اور وقار کے خلاف ہے۔ اس سے نہ صرف عورت کی نسوانیت نمایاں ہوتی ہے بلکہ شہرت اور فتنہ بھی جنم لیتا ہے۔ ایک باحیاء اور باشعور مسلمان عورت کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اپنی عقیدت اور شکر گزاری کو پوشیدہ رکھے اور عوامی اظہار سے گریز کرے۔

تصویری کشش اور فتنے کے خطرات:

تصویری کشش کے لیے تصاویر لگانا جیسے گھر کی تصاویر یا ریسٹوران میں کھانوں کی تصویریں فی النفسِ عمل فتنے والی نہیں، مگر یہ بھی اگر فتنے کا خطرہ پیدا کر دے تو خطرناک ہو سکتی ہیں۔

نامحرم سے پرسنل بات چیت:

شیخ ابن عثیمین سے پوچھا گیا کہ نامحرم سے پرسنل بات کرنا کیسا ہے۔ انہوں نے اس کی حرمت کا فتویٰ دیا۔ بعض اہلِ علم نے جواز بھی دیا، مگر شرط یہ رکھی کہ فتنے کا خطرہ موجود نہ ہو۔ بعض علماء متوسط رائے اختیار کرتے ہیں کہ عورت بات نہیں کر سکتی، سوائے اس کے کہ محرم یا تیسری عورت شامل ہو۔

خرید و فروخت اور شرعی حدود:

بعض خواتین کاروبار کرتی ہیں، لیکن اس میں بھی شرعی حدود کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ پرسنل میں نامحرم سے بات کرنا یا جیسی مرضی تصاویر لگانا جائز نہیں۔ ایسی پوسٹس لگانا کہ سب لوگ آئیں، درست عمل نہیں ہے۔ دنیاوی فائدے کے لیے حیاء کو قربان نہ کریں۔ اگر مرد سے بات کرنا ضروری ہو تو محرم یا کسی بڑی عمر کی خاتون یا تیسری عورت کو شامل کریں تاکہ خلوت نہ رہے۔ بہت مجبوری ہونے پر بھی صرف اتنی بات کریں جتنی شریعت نے اجازت دی ہے۔

سوشل میڈیا اور شوہر کی تلاش:

فیس بک یا دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز شوہر تلاش کرنے کے لیے بالکل مناسب نہیں ہیں۔ اس جگہ پر شوہر کی تلاش میں خواتین نے حیاء کھو دی اور ایمان ضائع کر دیا۔ ایسے اقدامات شرعی طور پر جائز نہیں ہیں۔ اگر کسی کو دینی اور مناسب مرد کی تلاش ہے تو لازمی ہے کہ معقول ذرائع اختیار کیے جائیں۔ بعض لڑکیاں شادی کے بعد حقیقت کا سامنا کرتی ہیں، اور بعض کی شادی صحیح بھی ہو جاتی ہے، مگر یہ دلیل نہیں کہ کسی اور کے عمل کو حجت بنالیا جائے۔